بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر L ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۱۴ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ ۹ صلح ۱۳۵۳ھش ۹ جنوری ۱۹۷۴ء	نمبر ۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۸ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازئ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ جرمن نومسلم جناب ہدایت اللہ ہیوبش صاحب نے جنہوں نے جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے نمائندے کی حیثیت سے امسال جماعت احمدیہ کے اکیاسی ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی تھی ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ (مطابق ۵ جنوری ۱۹۷۴ء) بروز ہفتہ سنت ابراہیمی کی پیروی میں ایک جانور کی قربانی دی اور اگلے روز بعد نماز ظہر عید الاضحی کی خوشی میں گیسٹ ہاؤس تحریک جدید میں ایک دعوت طعام کا اہتمام کیا جس میں امریکہ، سیرالیون اور انڈونیشیا کے نمائندہ احباب کے علاوہ بعض مقامی احباب نے بھی شرکت کی۔

دعوت طعام کے اختتام پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ برادرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب مغربی جرمنی واپس جانے کے لئے اسی روز شام کو ربوہ سے اپنے واپسی کے سفر پر روانہ ہوئے احباب آپ کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح و درخواست دعا

عزیزم لطیف احمد خان صاحب بی۔ایس سی ابن مکرم ملک منیر احمد خان صاحب کراچی کا نکاح ہمراہ ثمینہ رشید صاحبہ بنت مکرم ملک رشید احمد صاحب آف کراچی بعوض پندرہ ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۱۴/۱۲/۷۳ بروز جمعہ مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ احمدیہ نے احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں کیلئے موجب رحمت و برکت بناوے۔ آمین

عبدالمالک خان (ناظر اصلاح وارشاد)

قسط ۳

مرکز احمدیت میں شمع اسلام کے سوا لاکھ سے زائد پروانوں کا عظیم الشان اجتماع

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے مہمانوں کے قیام و طعام کے وسیع اور عدیم النظیر انتظامات کے مختصر کوائف

مہمانوں کے قیام و طعام کے عدیم النظیر انتظامات

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر جبکہ ملک اور بیرون ملک سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان لاکھوں کی تعداد میں والہانہ عقیدت و محبت اور اخلاص کے ساتھ اپنے مرکز میں تشریف لاتے ہیں ان کی رہائش و طعام کا مناسب بندوبست اور انکے آرام و سہولت کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا ـــ یہ ہر سال احباب ربوہ کا بظاہر ایک بہت مشکل اور کٹھن لیکن دراصل ایک بہت مبارک اور خوشگوار فریضہ ہوتا ہے جسے وہ قلبی خوشی اور مسرت سے ہنستے مسکراتے چہروں کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ سوا لاکھ سے زائد مہمانوں کے لئے کئی روز تک متواتر تسلی بخش طور پر رہائش کا انتظام کرنا اور ہر روز دونوں وقت ان کے لئے کھانے کا ہر وقت انتظام اور پھر اس کی تقسیم کا انتظام جس احسن طریق سے بخیر و خوبی جلسہ سالانہ کے موقع پر کیا جاتا ہے بلا مبالغہ اس کی کہیں اور مثال نہیں مل سکتی دراصل اس کی وجہ وہ اخلاص و محبت اور باہمی تعاون کا جذبہ ہے جو نظام خلافت کی وجہ سے احباب جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پایا جاتا ہے اسی کی بدولت بغیر کسی غیر معمولی مشکل یا دقت کے یہ سارے انتظامات بخیر و خوبی طے پا جاتے ہیں۔

ان جملہ انتظامات کی نگرانی کے فرائض گزشتہ کئی سالوں سے افسر جلسہ سالانہ کی حیثیت سے محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم و مغفور (ابن حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کمال حسن و خوبی اور بے نفسی سے ادا فرماتے رہے ہیں وہ ۱۹۷۳ء کے دوران اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت محبوب حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

محترم میر صاحب کی رحلت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب ایم۔اے (سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ) کو افسر جلسہ سالانہ مقرر فرمایا۔ چنانچہ امسال جملہ انتظامات ان کی نگرانی میں طے پائے۔ محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے (ناظر تعلیم) اور محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نے بطور نائب افسر جلسہ سالانہ آپ کا ہاتھ بٹایا۔

انتظامات کو بخیر و خوبی سرانجام دینے کیلئے بہت سی نظامتیں مقرر کی گئیں۔ مثلاً نظامت سپلائی۔ نظامت مکانات۔ نظامت استقبال والوداع۔ نظامت مہمان نوازی۔ نظامت نگرانی و حاضری معاونین۔ نظامت آب رسانی۔ نظامت اجرائے پرچی۔ نظامت طبی امداد وغیرہ ہر نظامت میں افسر صیغہ اور نائب افسر صیغہ کے ماتحت معاونین کی بہت بڑی تعداد دن رات اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں مصروف عمل رہی۔

مہمانوں کے قیام کے لئے مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ اجتماعی قیام گاہیں مقرر تھیں جہاں ایک خاص تنظیم کے ماتحت جماعت وار رہائش کا انتظام تھا۔ علاوہ ازیں بہت سے خیمہ جات اور چھولداریوں کا بھی انتظام تھا۔ ان کے علاوہ ربوہ کا قریباً ہر گھر اور گھر کا ہر کمرہ مہمانوں سے پُر تھا۔ ان سب جگہوں پر پرالی بچھا دی گئی تھی جس پر مہمان رات کو آرام کرتے تھے۔

مہمانوں کے لئے روٹی اور کھانا بروقت تیار کرنے کے لئے تین لنگر خانوں کی علیحدہ علیحدہ نظامتیں قائم تھیں یعنی لنگر خانہ دارالصدر۔ لنگر خانہ دارالرحمت اور لنگر خانہ دارالعلوم۔ ان لنگر خانوں میں مجموعی طور پر سوئی گیس سے چلنے والی ۲۶ مشینیں نصب تھیں جو تھوڑے سے تھوڑے عرصہ میں ہزاروں کی تعداد میں روٹیاں تیار کرتی رہیں۔ ان کے علاوہ دو خودکار مشینیں تھیں جو لنگر خانہ دارالصدر میں نصب تھیں ان میں گوندھا ہوا آٹا ڈالنے پر از خود روٹیاں تیار ہوتی چلی جاتی ہیں۔ ۴

۴ ہر روز جلسہ شروع ہونے سے پہلے تمام مہمانوں کو ہر جگہ اور ہر گھر میں کھانا کھلا دیا جاتا تھا۔ الغرض اہل ربوہ نے مہمانوں کے قیام و طعام کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ یہی وجہ ہے کہ جلسہ کے ایام میں جملہ امور بخیر و خوبی طے پاتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے ہمارا جلسہ کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ر صلح ۱۳۵۳ ہش

جلسۂ سالانہ کی سب سے عظیم الشان برکت

جیسا کہ احباب جانتے ہیں اور ان کا بیاسی سالہ تجربہ اس پر شاہد ہے ہمارا مقدس و بابرکت للّٰہی جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے ایک انمول خزینہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور جو احباب بھی سال بہ سال اس میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے ہیں وہ ان رحمتوں اور برکتوں سے اپنی جھولیاں بھر کر لدے پھندے اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے ہنسی خوشی اپنے گھروں کو واپس لوٹتے ہیں۔

جلسۂ سالانہ کی ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ اس میں شرکت کرنے والے خوش نصیبوں کو اوّلاً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُن دعاؤں کا وارث بننے کی توفیق ملتی ہے جو حضور علیہ السلام نے ان کے لئے کیں اور جو بفضل اللہ تعالیٰ قیامت تک مؤثر ہیں۔ پھر انہیں خلیفۂ وقت کی اُن دعاؤں سے مستفیض ہونے کا موقع میسر آتا ہے جن سے وہ انہیں اس مبارک موقع پر اجتماعی رنگ میں نوازتا ہے۔ چنانچہ امسال بھی جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے خوش نصیبوں کو یہ برکت ملی اور پورے جلسہ کے دوران بے حساب ملتی چلی گئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کا افتتاح فرماتے ہوئے آغاز کار ہی احباب جماعت کو ایسی پُردرد و پُرسوز اور ایسی پُرتاثیر و ہمہ گیر دُعاؤں سے نوازا کہ اللہ تعالیٰ کے اس انعامِ خاص پر دل حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہوئے بغیر نہ رہے۔ افتتاحی خطاب کیا تھا سلام اور دعا کا ایک حسین و جمیل مرقع تھا۔ ایک عجیب وجد آفریں اور رُوح پرور سماں تھا کہ خُدا کا مقرر کردہ خلیفہ اپنے ہزاروں ہزار رُوحانی فرزندوں کو غلبۂ اسلام کے ضمن میں ان کے اخلاص و وفا اور قربانی و ایثار کے جذبۂ بے بہا کا تذکرہ کر کر کے انہیں سلام پر سلام پہنچا رہا تھا اور ان پر عائد ہونیوالی عظیم تر ذمہ داریوں سے آگاہ کرتے ہوئے انہیں بیش قیمت دُعاؤں سے نواز رہا اور ان کے بوجھوں کو ان کے لئے ہلکا کر رہا تھا۔ اُدھر ہزاروں ہزار سامعین عجز و نیاز کی تصویر بنے ہر سلام اور ہر دعا پر دل کی گہرائیوں سے آمین! آمین! کہہ رہے تھے اور خود اُن کے روئیں روئیں سے یہ دعا نکل رہی تھی کہ اے ہمارے خدا تو اس مقدس و مطہر اور سراپا شفیق وجود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرما اور ہمیں اس کے فیوض و برکات سے ہمیشہ ہی مستفیض رہنے اور رہتے چلے جانے کی توفیق سے نواز۔ جلسہ گاہ اور اس کا مقدس ماحول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلبِ صافی سے نکلنے والی اور ہزاروں ہزار مومنوں کے قلوب سے اُٹھنے والی پُردرد و پُرسوز دُعاؤں سے اس طرح بھرپور و معمور نظر آ رہا تھا جس طرح سمندر پانی سے لبریز ہیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس وقتِ اصفیٰ میں فرشتے آسمان سے نازل ہو ہو کر ان دعاؤں کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کے لئے لپک رہے ہیں۔ ایک عجیب کیف آور سماں تھا جس کے زیرِ اثر دل اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کناں تھے اور رُوحیں پگھل پگھل کر آستانۂ الٰہی پر بہہ رہی تھیں۔

یُوں تو ہر احمدی ہی اپنی جگہ سال بھر انفرادی طور پر دُعائیں کر رہا ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جن رُوحانی نعماء سے از سرِ نو سرفراز فرمایا ہے ان میں قبولیت دُعا پر زندہ ایمان کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ لیکن جلسۂ سالانہ کے مبارک موقع پر جب لاکھ سوا لاکھ بیعت کنندگان کو خلیفۂ وقت دُعاؤں سے نوازتا ہے اور بیک وقت ہزاروں ہزار قلوب خشوع و خضوع سے گداز ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور محوِ دُعا ہوتے ہیں تو ایسی اجتماعی دعائیں ضرور قبولیت کے شرف سے نوازی جاتی ہیں۔ سو الحمد للہ جلسۂ سالانہ کے موقع پر اس میں شرکت کرنے والے خوش نصیبوں کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بننے نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے مالا مال ہونے اور خود بھی دُعائیں کرنے کے انمول مواقع میسّر آئے اور ان سے انہوں نے بے انداز فائدہ اٹھایا۔

قرآنِ مجید کے سواحلی ترجمے اور دیگر اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ مشرقی افریقہ میں اسلام پھیل رہا ہے

خلافت کے ساتھ کامل وفاداری و اطاعت اور غلبۂ اسلام کی خاطر قربانیاں پیش کرنیکا اظہار

جلسۂ سالانہ میں جماعتِ احمدیہ کینیا کے نمائندے جناب اے۔ ایم۔ گاگوریا کی تقریر

جماعتِ احمدیہ کے اکیاسیویں جلسہ سالانہ کے اجلاس اوّل منعقدہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۳ء میں جماعت احمدیہ کینیا (مشرقی افریقہ) کے نمائندے جناب اے۔ ایم۔ گاگوریا نے بھی انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ جب آپ تقریر کے لئے کھڑے ہوئے تو حاضرین جلسہ نے پُرجوش اسلامی نعرے لگا کر آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے کینیا اور پورے مشرقی افریقہ کے احباب جماعت کی طرف سے سلام کا ہدیہ پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

”مَیں آپ کے اُن تمام بھائیوں کی طرف سے جو کینیا میں ہیں اور ان تمام بھائیوں کی طرف سے بھی جو مشرقی افریقہ کے دوسرے ممالک اور علاقوں میں رہتے ہیں آپ سب بھائیوں کے لئے جلسہ کے انعقاد اور اس میں شمولیت کے شرف پر مبارک باد نیز پُرخلوص السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘ کا ہدیہ لے کر آیا ہوں۔“

بعدہٗ آپ نے مشرقی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ مرکز سلسلہ سے احمدی مبلغین اسلام مشرقی افریقہ میں بھی پہنچے اور انہوں نے وہاں اسلام کو پھیلانے اور اسے سر بلند کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی آپ نے بتایا ابتداء میں ہمارے مبلغینِ اسلام کو انتہائی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے بڑی پامردی اور استقامت سے ان مخالفانہ حالات کا مقابلہ کیا اور بالآخر کامیاب و کامران اور مظفر و منصور ثابت ہوئے۔ آج وہاں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر قرآن مجید کے سواحلی ترجمے اور دیگر اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ اسلام پھیل رہا ہے۔ لیکن پورے مشرقی افریقہ کو اسلام کا حلقہ بگوش بنانے اور وہاں اسلام کو پورے طور پر غالب کرنے کے لئے بہت زیادہ وسیع پیمانہ پر اسلام کا پیغام پہنچانے اور اسے عام کرنے کی ضرورت ہے۔

آخر میں آپ نے مشرقی افریقہ کے احمدی احباب کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا کہ حضور نے ازراہ شفقت بے لوث اور انتھک خدمات سرانجام دینے والے مبلغین اسلام انکے علاقہ میں بھجوائے اور اس طرح مشرقی افریقہ کے لوگوں کی روحانی سیری و سیرابی کا انتظام فرمایا۔ جناب اے ایم گاگوریا نے فرمایا ہم اپنے محبوب آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کیلئے ہر روز دعائیں کرتے ہیں اور حضور کو اپنی وفاداری اور اطاعت گزاری کا یقین دلاتے ہوئے اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم غلبۂ اسلام کی خاطر قربانیاں پیش کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔

آخر میں آپ نے جملہ حاضرین سے درخواست کی کہ وہ کینیا اور مشرقی افریقہ کے دُوسرے علاقوں میں رہنے والے اپنے بھائیوں کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

”دعا ہی وہ سب سے زیادہ کارگر ہتھیار ہے جو شیطان کے ساتھ آخری جنگ میں فتحیاب ہونے کیلئے ہمیں عطا کیا گیا ہے۔ سو جلسۂ سالانہ میں ہمیں اپنے آپکو اس ہتھیار سے اور بھی زیادہ پختہ یقین کے ساتھ مسلح رکھنے اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں عظیم الشان کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے اور ہوتے چلے جانے کے نہایت بیش قیمت بلکہ انمول مواقع میسر آئے حضور ایدہ اللہ نے نہ صرف افتتاحی خطاب میں شرق و غرب کے دُور دراز ممالک تک سے آنے والے خوش نصیبوں کو نوازا بلکہ جلسہ کے ایام میں یہ مبارک سلسلہ برابر جاری رہا اور بالآخر اختتامی خطاب کے آخری حصہ اور اس کے بعد ہونے والی اجتماعی دعا کی شکل میں اپنے عروج کو پہنچ کر نئی رحمتوں اور نئی برکتوں کا دروازہ کھولنے کا موجب بنا اور جلسہ میں شرکت کرنے والے سوا لاکھ سے زائد افراد مرادوں سے اپنی جھولیاں بھر کر گھروں کو اس حال میں واپس لوٹے کہ وہ علوم و معارف سے حسب استعداد پُر ہونے کے باعث روحانی نعماء سے مالا مال تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشارات القرآن بلطائف البیان فی انباء امام الزمان

حالات حاضرہ کی روشنی میں سورہ کہف پر ایک نظر

محترم مولانا عبداللطیف صاحب فاضل بہاولپوری ربوہ

(۳)

آیت ۵ میں عقیدہ ابنیت کی تردید میں تین دلائل دے کر فرمایا:۔

مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا

(ترجمہ) انہیں اور ان کے باپ دادوں کو اس بارہ میں کوئی علم نہیں۔ یہ بہت بڑی خطرناک بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکل رہی ہے یہ تو محض جھوٹ بول رہے ہیں۔

پہلی دلیل یہ کہ اس عقیدہ کی بنیاد کسی علمی دلیل عقلی یا نقلی پر نہیں اور نہ ہی ان کے آباؤ اجداد اس عقیدہ کے قائل تھے بلکہ یہ عقیدہ باہر کا مشرک قوموں رومیوں کے اختلاط سے ان میں آگھسا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ یہ عقیدہ خلاف فطرت انسانی ہے جسے صحیح فطرت طبائع کے کان سننے کی تاب نہیں رکھتے۔

تیسری دلیل یہ کہ یہ عقیدہ خود مسیح کی تعلیم کے بھی خلاف ہے اور انجیل کے نصوص اسے جھوٹا قرار دے رہے ہیں چنانچہ انجیل مرقس میں ہے کہ حضرت مسیح سے ایک فقیہ نے سوال کیا کہ سب حکموں میں اول کون سا ہے تو یسوع نے جواب دیا۔ اول یہ ہے۔ اے اسرائیل سن۔ خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے اور تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ (مرقس ۱۲/۲۹-۳۰) اور حضرت مسیح اپنے آپ کو خدا کا بھیجا ہوا بندہ اور رسول قرار دیتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"جس نے مجھے بھیجا وہ سچا ہے وہ میرے ساتھ ہے۔ اس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا" (یوحنا ۸/۲۶-۲۹)

پولوس بھی کہتا ہے:۔

"اگرچہ آسمان و زمین میں بہت سے خدا کہلاتے ہیں لیکن ہمارے نزدیک تو ایک ہی خدا ہے یعنی باپ جس کی طرف سے سب چیزیں ہیں اور ہم اسی کے لئے ہیں" (۱-کرنتھیوں ۸/۵-۶)

"سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے جو سب کے اوپر اور سب کے درمیان اور سب کے اندر ہے۔" (افسیوں ۴/۶)

اس کے بعد آگے مغربی تہذیب و تمدن کے عروج و اقتدار اور پھر تنزل و تباہی کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا:۔

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا

ہم نے تو ان قوموں کے ہاتھ میں اقتدار ملکی کی باگ ڈور اس لئے دی تھی تا معلوم کریں کہ اقتدار پانے پر جو ان کے اوپر ملکوں اور قوموں کی اصلاح و امن کی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں پورا کرتے ہیں یا نہیں۔ اسی خاطر ہم نے زمینی خزائن کے دروازے بھی ان کے لئے کھول دئے تھے مگر انہوں نے دیانتداری سے اپنے فرائض بجا لانے کی کوشش نہ کی بلکہ برعکس اسکے ملکوں اور قوموں میں لوٹ کھسوٹ ظلم و سفاکی اور سیاسی اور اقتصادی حقوق ان سے غصب کر کے دنیا کو بدامنی اور بے چینی کے جہنمی گڑھے میں دھکیل دیا جس کی بناء پر اب ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان سے اقتدار کی چابیاں چھین کر ایسی ہستیوں کے ہاتھوں تھما دی جائیں جو امن ملکی قائم رکھنے کی استعداد اور دنیا کی اصلاح کے لئے اعلیٰ صلاحیتیں رکھتے ہوں اور جن کے اندر آسمانی تختوں کی وراثت سنبھالنے کی قابلیتیں بھی موجود ہوں۔

اس انقلاب کا تذکرہ صحف اولیٰ میں بھی ہے۔ مکاشفہ یوحنا میں حضرت یوحنا کا ایک کشف مذکور ہے انہوں نے کشف میں دیکھا کہ آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اس کے فرشتے اژدہا سے لڑنے کو نکلے اور اژدہا اور اسکے فرشتے ان سے لڑے لیکن غالب نہ آئے اور اس کے بعد آسمان پر ان کے لئے جگہ نہ رہی اور وہ بڑا اژدہا یعنی وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اور سارے جہان کو گمراہ کر دیتا ہے زمین پر گرا دیا گیا اور اسکے فرشتے بھی اسکے ساتھ گرا دئے گئے پھر میں نے آسمان پر سے یہ بڑی آواز سنی کہ اب ہمارے خدا کی نجات اور قدرت اور بادشاہی اور اسکے مسیح کا اختیار ظاہر ہوا۔ (مکاشفہ یوحنا ۱۲/۷-۱۰)

اس انقلاب کے لئے موعود اقوام عالم کی بعثت ہوتی تا اس کے ذریعہ گندہ معاشرہ جس کی سمیت سے دنیا کی تمام فضا زہر آلود ہو چکی ہے مٹایا جا کر جگہ معاشرہ طیبہ سنبھالے اب سنو اس موعود اقوام عالم کا سر صلیب و قاتل دجال کی بعثت کب ہوگی۔ قرآن حکیم جو تبیاناً لکل شیئ ہے اس کے ذکر سے بھی خاموش نہیں۔ آپ اسی فقرہ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَهَا میں غور کریں تو گوہر مراد پالیں گے۔ اس کے اعداد ۱۸۹۱ ہیں۔ جس میں اشارہ ہے کہ اسی سال مغربی تہذیب کو کچلنے والا مسیح موعود مبعوث ہوگا۔ ٹھیک اسی سال حضرت مہدی معہود کو مسیح کا خطاب دیا گیا اور بتلایا گیا کہ جو مسیح آنے والا تھا وہ تو ہی ہے اور سنئے۔ پہلے مسیح اسرائیلی نے جو پرندے بناتے تھے۔ انہوں نے اگرچہ بڑی بڑی قربانیاں دیں اور تین سو سال تک غاروں میں رہ کر آسمانی مائدہ کو سنبھالے رکھا۔ مگر انہوں نے وہ روحانی انقلاب پیدا نہ کیا جو مسیح محمدی کے طیور ابراہیمی کے ذریعہ پیدا ہونے والا تھا۔ اگرچہ انہوں نے تھوڑا ہی عرصہ کہف قادیان میں پناہ گزیں رہ کر گذارا مگر تربیت روحانی ایسی اعلیٰ پائی کہ جب انہیں چار اطراف عالم در ایشیا یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ میں بھیجا گیا جس کی پیشگوئی سورۃ بقرہ کی آیت فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ میں تھی۔ جب یہ چار قسم کے طیور روحانی تعلیم و تربیت کے چار مراتب پر فائز ہو کر جن کا ذکر دعائے ابراہیمی رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ (بقرہ)۔۔۔۔ میں ہے ان چاروں خطوں میں پہنچے تو ایک انقلاب عظیم برپا کر دیا۔ بس ان کا حال بھی کچھ تھوڑا سا سن لیجئے۔ فرمایا۔

أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا

کیا تو سمجھتا ہے کہ کہف اور رقیم والے لوگ ہمارے نشانوں میں سے ایک ایسا عجیب نشان تھے جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی۔ آؤ ہم تمہیں مسیح مہدی کے اصحاب الکہف والرقیم کے حالات و پیشگوئیوں کے ضمن میں بتاتے ہیں جو ان سے بھی عجیب تر نشانات کے حامل ہیں۔ کیونکہ جس مسیح کے یہ لشکر ہیں وہ مسیح مہدی ہے جس کی شان اسرائیلی مسیح سے برتر ہے لہذا اس کے معجزانہ نشانات بھی پہلے مسیح سے بڑھ کر ہیں۔ اسرائیلی مسیح کو تو آخر یہودیوں نے صلیب پر لٹکا ہی دیا۔ مگر مسیح محمدی کی عجیب شان ظاہر ہوئی اگرچہ اس کے قتل و صلیب دینے کے لئے بھی بڑی بڑی سازشیں کی گئیں۔ کئی ایک عجیب منصوبے تیار کئے گئے قتل کے مقدمے بھی بنائے گئے اور مقدمے میں جھوٹا ثبوت اس حد تک پہنچا دیا گیا جس کی بناء پر بظاہر پرستوں کو آپ کا قتل سے بچ نکلنا ناممکن نظر آیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر ایسا عجیب تر بین معجزانہ نشان ظاہر فرمایا کہ نہ صرف یہ کہ آپ قتل سے بری قرار پاتے بلکہ براءت کا فیصلہ سنانے کے علاوہ حاکم عدالت نے آپ کو عزت رخصت کیا اور مقدمہ بنانے والوں کے خلاف آپ کو ان پر الٹا مقدمہ دائر کرنے کا حق بھی دے دیا۔ اس مقدمہ میں ایک اور بھی عجیب نشان ظاہر ہوا کہ ایک مسلمان مولوی جو اس مقدمہ میں عیسائیوں کا گواہ بن کر آیا تھا۔ جب وہ کمرہ عدالت میں پہنچا تو اسے یقین تھا کہ آپ کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگی ہوئی ہوں گی اور مجرموں کے کٹہرے میں آپ کی جگہ ہوگی۔ جب وہ اندر داخل ہوا اور مسیح مہدی کو حاکم عدالت کے پہلو میں کرسی پر بیٹھے پایا تو فرط تعصب کے جوش جنون سے اپنا دماغی توازن کھو بیٹھا اور حاکم عدالت کے سامنے ایسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبر کا نشانہ کیس جن سے برہم ہو کر حاکم وقت نے اسے دھتکار کر کمرۂ عدالت سے باہر نکال دیا۔ ایسے ہی معجزانہ نشانات محمدی کے غلاموں ان اصحاب الکہف والرقیم کے ہاتھوں سے بھی ظاہر ہو رہے ہیں جن سے پہلے اصحاب الکہف والرقیم والوں کو کوئی نسبت ہی نہیں۔ یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے جن کے پاس نہ ملک کا کوئی بینک ہے اور نہ اقتدار ملکی کا تخت۔ مگر ان کے ذریعہ ایسے کارہائے نمایاں انجام پذیر ہوئے اور ہو رہے ہیں جن کو تیرہ سو سال میں نہ تو بڑی بڑی اسلامی حکومتیں انجام دے سکیں اور نہ بڑی بڑی دولتوں کے مالک اہل ثروت کچھ کر سکے۔ کفرستان یورپ میں کہیں ایک ہی تو مسجد تعمیر کر دی ہوتی۔ اور قرآن کریم جو ساری دنیا کے لئے ہدایت نامہ اور ترقی اقوام کا شاہکار ہے اس کا ترجمہ کر کے ان تک پہنچایا ہوتا اور حقائق و معارف سے انہیں آگاہ کیا ہوتا۔ مگر آج مسیح محمدی کے ان اصحاب الکہف والرقیم نے یہ خدمات سرانجام دے کر کفر و شرک کے بحر ظلمات میں ڈوبے ہوئے نفوس کو نکال کر حلقہ بگوش اسلام بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان سے باہر تقریباً سات سو تبلیغی مراکز مختلف ممالک میں قائم ہو چکے ہیں۔ ان ممالک میں پاکستانی مبلغین کے علاوہ مقامی مبلغ بھی تیار ہو کر تبلیغ اسلام کا کام کر رہے ہیں اور مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔ یہ مشن انگلینڈ۔ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔ ناروے ڈنمارک۔ سویڈن۔ سپین۔ سکاٹ لینڈ شمالی امریکہ۔ کینیڈا میں اور جنوبی امریکہ میں برٹش گی آنا۔ ڈچ گی آنا۔ اور مشرقی افریقہ میں یوگنڈا۔ تنزانیہ کینیا میں۔ اور مغربی افریقہ میں سیرالیون۔ نائیجیریا۔ غانا۔ آئیوری کوسٹ۔ لائبیریا اور گیمبیا میں قائم ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ عدن جاپان۔ انڈونیشیا۔ ملائیشیا۔ سنگاپور سیلون۔ جزائر فجی اور ماریشس میں بھی مشن قائم ہیں۔ ان مشنوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں افراد حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔ اور بیرونی ممالک میں چھ سو سے زائد مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور دنیا کی قریباً سولہ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہو چکے ہیں۔ جن میں سے انگریزی کے علاوہ جرمن۔ ڈچ سواحیلی۔ اسپرانٹو اور انڈونیشین زبان کے تراجم اپنا وسیع حلقہ اشاعت و شہرت قائم کر چکے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی اشاعت کے لئے ایک خاص ادارہ قائم فرمایا ہے تا لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید کی اشاعت دنیا کے مختلف حصوں میں کی جا سکے

آؤ۔ اب اصحاب الکہف والرقیم کے متعلق جو پیشگوئیاں چودہ سو سال پہلے سے ہیں۔ ان کے کوائف و علامات اور پیش آنے والے حالات کا بھی کچھ بیان سن لیجئے۔

پیشگوئی کے لحاظ سے اصحاب الکہف والرقیم ان دو جگہوں میں بسنے والی اور ان سے رابطہ رکھنے والی ان ہستیوں کا نام ہے۔ جب اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے دو جگہیں اشاعت اسلام کا مرکز بننے والی تھیں۔ ایک ملکی مرکز قادیان جسے الکہف کے نام سے ذکر کیا گیا ہے دوسرا مدنی مرکز ربوہ ہے جسے الرقیم کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ یہ مرکز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود فرزند مصلح موعود کی مساعی جمیلہ کا شاہکار کارنامہ ہے۔ اسی بناء پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا نام رقیم رکھا گیا ہے"

(الفضل ۲۵ ستمبر ۱۹۳۶ء)

رقیم رقم سے ہے جس میں اشارہ ہے کہ یہ مدنی مرکز خصوصی طور پر قرآن مجید اور قرآنی علوم و معارف اور تفاسیر قرآن کی نشر و اشاعت کا منبع ہوگا۔ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و اشتہارات و تصنیفات خلفاء کی اشاعت بھی یہاں سے بکثرت ہوگی اور دنیا کی کئی زبانوں میں تراجم قرآن مجید تیار کر کے یہیں سے شائع کئے جائیں گے اور ان کی نشر و اشاعت کے لئے ایک زبردست اسلامی پریس بھی یہاں قائم کیا جائے گا۔ اسی مدنی مرکز کی قوت و شوکت اور یہاں سے تیار ہونے والی جماعت کے اعمال و فرائض سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دنیا کو بایں الفاظ تعارف کراتے ہوئے فرمایا:۔

"ربوہ جو ایک کوردہ سے
زیادہ حیثیت نہیں رکھتا
ایک شور زمین والا جس
میں اچھی طرح فصل بھی نہیں
ہوتی جس میں پانی
بھی کوئی نہیں۔ اس ربوہ میں
سے وہ لوگ نکلیں گے جو
واشنگٹن اور ماسکو اور
لندن اور پیرس کی اینٹ
سے اینٹ بجا دیں گے"

(الفضل ۲۸ اخاء ۱۳۳۴ ہش ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

ؔ تو چاند پر جا کر وہاں خاک ہی تو ہے
ربوہ میں سر جھکا جو ہے خدمت کا ارادہ

(باقی)

محترم بشیر احمد صاحب چغتائی کی یادیں

(از مکرم بابو محمد بشیر صاحب چغتائی سیالکوٹ شہر)

مکرم بشیر احمد صاحب چغتائی گجرات میں ۱۹۱۰ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ڈینیمر ہائی سکول راولپنڈی سے حاصل کی۔ ایف۔ ایس۔ سی زمیندارہ کالج گجرات سے کی اور وہیں محترم ملک عبدالرحمان صاحب خادم گجراتی۔ ایڈووکیٹ مرحوم کی صحبت میسر آئی اور یہ دونوں آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور انہی کی تبلیغ و تلقین سے سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا۔ بی ایس سی لاہور سے کی اور قیام لاہور کا زیادہ عرصہ احمدیہ ہوسٹل میں گذرا۔ ۱۹۳۵ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ الحمدللہ ان کے والد محترم کو بیعت کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے طور پر بہت سمجھانے کی کوشش کی پر چونکہ انہوں نے احمدیت کو نہایت اچھی طرح سمجھ کر قبول کیا تھا اس لئے اپنے موقف پر ڈٹے رہے اس پر گھر والوں کی مخالفت شدت اختیار کر گئی۔ لیکن محترم چغتائی صاحب مرحوم نہایت صبر اور مستقل مزاجی سے تکالیف برداشت کرتے رہے اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا

ایک دن جب والد صاحب نے بہت زدوکوب کیا تو اپنے چھوٹے بھائی کی مدد سے گھر سے بھاگ کر اپنے ایک احمدی بزرگ کے گھر اپنا مختصر سامان لے کر رات بسر کرنے چلے گئے۔ صبح اٹھ کر سیدھے قادیان روانہ ہو گئے جہاں حضرت اقدس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی روئداد عرض کی۔ آپ بیتی سن کر حضور نے فرمایا کہ گھبرائیں نہیں۔ راستبازوں اور صداقت قبول کرنے والوں کے ساتھ اپنوں اور بیگانوں کی طرف سے ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے آپ اپنے گھر جائیں اور اپنے والدین پر عملاً ثابت کر دیں کہ آپ احمدیت قبول کرنے کے بعد ان کی زیادہ خدمت کرنے لگ گئے ہیں اور پہلے سے زیادہ فرمانبردار ہو گئے ہیں۔ آپ کی مخالفت اور احمدیت دشمنی کا دائرہ والدین تک ہی محدود نہ تھا بلکہ قریبی رشتہ داروں میں بھی وسعت پا گیا۔ ان کی اہلیہ بھی اپنے والد کے زیر اثر ان کا ساتھ نہ دے سکی حضرت اقدس رض کے مشورہ پر تعلیم مکمل کرنے کے بعد ٹاٹا نگر (جمشید پور) سلسلہ ملازمت چلے گئے۔ چونکہ بی ایس سی ٹیکنیکل تھے اس لئے جاتے ہی کچھ عرصہ زیر تربیت رہنے کے بعد بحیثیت فورمین ملازمت پر متعین ہو گئے۔ اگرچہ احمدیت قبول کئے زیادہ عرصہ نہ ہوا تھا۔ لیکن حضرت مصلح موعود نے انہیں ٹاٹا نگر کی جماعت کا پریذیڈنٹ مقرر کر دیا اس عہدے پر فائز ہوتے ہی سب سے پہلے تو آپ نے جماعت کو منظم کیا اور جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے مناسب جگہ کا انتظام فرمایا۔ اس وقت گو آپ نوجوان ہی تھے مگر اخلاص۔ ایثار و قربانی اور خدمت دین میں اس قدر بڑھ گئے تھے کہ تھوڑے سے ہی وقت میں اپنی علمی اور عملی زندگی میں ثابت کر دیا کہ وہ جماعتی ذمہ داریوں کے متحمل ہو سکتے ہیں آپ کی کوششوں سے جمشید پور کی جماعت چند دنوں میں نمازوں میں، تبلیغ میں اجلاسوں میں حاضری کے اعتبار سے روز بروز بڑھتی گئی اور ہر فرد جماعت نے فاستبقوا الخیرات کو اپنا ماٹو بنا لیا۔

مرحوم کو جماعتی فرائض اور ذمہ داریوں کا احساس تھا۔ جلسے اور اجلاس بھی انہی کے مکان پر ہی ہوتے تھے۔ اس لئے مہمان نوازی کو بھی مقدم رکھتے تھے۔ جب کبھی مرکز سے کوئی نمائندہ یا مبلغ و انسپکٹر صاحبان جمشید پور تشریف لاتے تو ان کے ساتھ اور بعض جماعت و بیرونی جماعت بطور معاون دورہ کرتے اور ان کو اپنے گھر میں ٹھہرا کر خوشی محسوس کرتے تھے محترم چغتائی صاحب مرحوم نہایت ملنسار اور ہشاش بشاش رہنے والے انسان تھے۔ ہر وقت ان کے چہرے پر مسکراہٹ رہتی تھی۔ نہایت سنجیدہ و متین تھے دل کے حلیم بردبار اور طبیعت کے مسکین تھے۔ عجز و انکساری اور فروتنی کا لباس ہی ہر وقت ملبوس رہتے بہت ہی بااخلاق اور حسن سلوک کرنے والے تھے۔

کچھ عرصہ بعد اپنی کوششوں میں ناکامی دیکھ کر آپ کے سسرال والوں نے آپ کی اہلیہ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے پاس جمشید پور بھیج دیا۔ جنہوں نے اپنے شوہر محترم کے حسن سلوک اور پاک زندگی سے متاثر ہو کر جلد ہی احمدیت قبول کرلی۔ برادرم مرحوم کی تربیت سے بیوی میں بھی نیک خاصیتیں پیدا ہو گئیں اور پھر اس نیک اور صالحہ جوڑے سے نیک اور صالح اولاد پیدا ہوئی جس کی انہوں نے بہت اچھی تربیت کی۔ بچپن سے ہی انکے اندر دینداری پیدا کردی۔ جس طرح خود پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ اسی طرح اولاد کو بھی پابند صوم و صلوٰۃ بنایا۔

مکرم برادرم مرحوم خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت شیدائی تھے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ خدا تعالیٰ پر توکل رکھتے تھے۔ دوست و دشمن سب سے اعلیٰ اخلاق سے پیش آتے تھے۔ اپنی سوتیلی ماں اور سوتیلے بھائیوں سے والہانہ محبت تھی اور اکثر انکی خدمت کرتے رہتے تھے۔ نیز دیگر رشتہ داروں کے ساتھ بھی اپنے حسن سلوک سے یہ ثابت کردیا کہ وہ احمدی ہونے کے بعد انکے پہلے سے زیادہ فرمانبردار ہو گئے ہیں۔

کمزوریاں تو ہر انسان میں موجود ہوتی ہیں مگر اخلاقی کمزوری وہ کسی احمدی میں برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ دینی اور ایمانی غیرت ان میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ جس طرح خلام صاحب مرحوم کے ساتھ انکا برادرانہ تعلق تھا۔ اسی طرح جناب چوہدری عبداللہ خانصاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ کراچی۔ محمدالدین صاحب پال آف سیالکوٹ اور خاکسار کے ساتھ تھا۔

تقسیم ملک کے بعد جناب چغتائی صاحب پر آزمائش کے کئی اور دور آئے مگر انہوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ مالی تنگی کے باوجود چندوں کی ادائیگی میں کبھی سستی نہ کی۔ اور نہ ہی خدمت دین بجالانے میں فرق آیا۔ بلکہ سلسلہ کے کاموں میں پہلے سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ واہ کینٹ کی جماعت کی ترقی کے لئے کوشاں اور خواہاں رہے۔ مکرم چغتائی صاحب مرحوم اپریل ۱۹۷۱ء میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم بھائی کے درجات بلند کرے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کی اولاد کا خود حافظ و ناصر اور خود کفیل ہو۔ اور ہم سب کو اُن کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

دُعائے مغفرت

(۱) میری خوشدامن محترمہ زیب النساء بیگم صاحبہ جو میرے پاس مقیم تھیں۔ ۳۰ ؍ دسمبر ۱۹۷۳ء کو صبح سات بجکر ۲۰ منٹ پر وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ محترم حافظ محمد صدیق صاحب رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی محترم حافظ غلام محمد صاحب کی بہو تھیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(محمد سعید عابد مکان ۳۸/۲۱ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ)

(۲) برادرم مکرم اکبر علی صاحب اکاؤنٹ کلرک تعلیم الاسلام ہائی سکول کی اہلیہ صاحبہ بعمر ۲۸ سال ۲۸ ؍ نومبر کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ انتہائی نیک، ملنسار، دین کی خدمت کرنے والی خاتون تھیں۔ ایک بچہ بعمر چھ ماہ اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین ⁂

(قمر احمد زعیم حلقہ دارالیمن غربی۔ ربوہ)

(۳) میرے ماموں زاد بھائی مکرمی شیخ بشیر احمد صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں۔ چار دسمبر کو وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نہایت ہی مخلص اور دیندار احمدی تھے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

(ملک عبدالعظیم صدر جماعت احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ)

خالد کا مطالعہ

ماہنامہ خالد نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس "خدام الاحمدیہ" کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس بلند پایہ مجلّہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔

مجلس خُدام الاحمدیّہ کے اراکین کے علاوہ دیگر اصحاب کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

قیمت :۔ سالانہ سات روپے

(منیجر خالد ربوہ)

مضبوط اور خوشحال پاکستان کے لئے!

بچت کیجئے

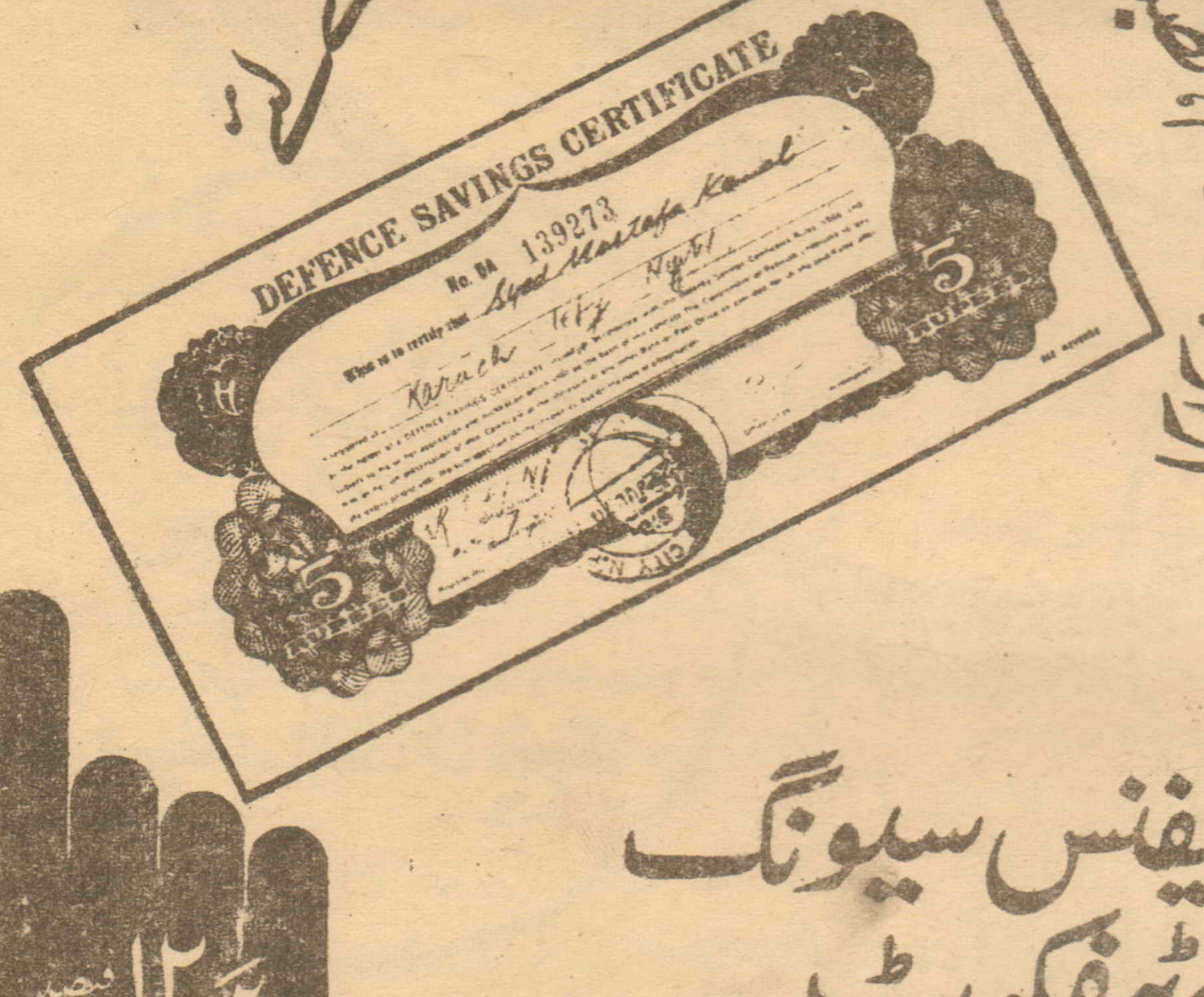

۱۲½ فیصد بلا ٹیکس منافع لیجئے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفیکیٹ

■ ڈیفنس سیونگ سرٹیفیکیٹ آپ کے انکم ٹیکس کو کم کرتے ہیں اور
■ آپ کی آمدنی میں اضافہ کرتے ہیں
■ اتنے فائدے آپ کہیں اور نہ پائیں گے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفیکیٹ

قومی بچت کے مرکز، بینک یا ڈاکخانے سے خریدیے

NATIONAL SAVINGS

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ کے ناظمین و زعماء صاحبان سے ضروری گذارش

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو ایک نئے۔ ایمان افروز اور ولولہ خیز روحانی پروگرام سے نوازا ہے۔ اپنے محبوب آقا کے اس پروگرام کو پورا کرنے کے لئے اراکین انصار اللہ نے بھی بھرپور حصہ لینا ہے اس کے لئے اپنی مالی قربانی کا جائزہ لیں اور اپنے بجٹ کو سو فیصد بروقت پورا کرنے کی سعی فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان نکاح

عزیزم وسیم احمد خان صاحب ولد غلام احمد خان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کا نکاح ہمراہ نزہت الماس صاحبہ بنت آغا عبد اللہ خان صاحب مرحوم دارالرحمت شرقی ربوہ بعوض پندرہ ہزار روپیہ حق مہر از راہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۳ء بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعثِ برکت کرے۔ آمین

عزیزم وسیم احمد خان محترم ڈاکٹر عبد القادر صاحب مرحوم و مغفور آف داتہ ضلع ہزارہ کے پوتے ہیں۔ مرحوم احمدیت کے شیدائی تھے۔ (غلام احمد خان۔ دار القادر فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

۱۰ روپے والے اِنعامی بانڈ

۴۸ مسلسل ماہانہ قرعہ اندازی میں شریک ہونگے

انعامات کی مجموعی رقم ۴ لاکھ روپے کر دی گئی ہے

ہر قرعہ اندازی میں ایک لاکھ روپے کے ۳۱۳ انعامات

پہلا انعام ۵۰،۰۰۰ روپے

۲۔ انعامات ۵۰۰۰ روپے فی انعام۔ دس انعامات ۱۰۰۰ روپے فی انعام اور تین سو انعامات ۱۰۰ روپے فی انعام۔ ۴۸ قرعہ اندازی کے بعد یہ بانڈ حسب معمول ۱۰ روپے والے انعامی بانڈ کی آئندہ تمام قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

انعامی بانڈ

NATIONAL SAVINGS

ہر بینک، قومی بچت کے مرکز اور ایجنٹ سے دستیاب

ORIENT